

امام ابو محمد بغوی رحمہ اللہ

— عبد الرشید عراقی —

ائمہ حدیث میں امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رحمہ اللہ ممتاز حیثیت کے حامل تھے۔ حدیث کی نشر و اشاعت اور اس کی ترقی و ترویج میں جو گرانقدر خدمات انجام دیں اس پر ان کو علمائے حق نے محی السنۃ کا لقب عطا کیا۔ امام بغوی رحمہ اللہ علوم اسلامیہ میں یگانہ روزگار تھے۔ خاص طور پر اسلام کے تین بنیادی ارکان یعنی تفسیر، حدیث اور فقہ میں ان کو امامت کا درجہ حاصل تھا۔ علمائے فن، اہل سیر اور تذکرہ نگاروں نے ان علوم میں ان کے یگانہ عالم اور صاحب کمال ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ علامہ ابن سبکی نے ان کو قرآن و سنت اور فقہ میں یگانہ عالم قرار دیا ہے۔ (۱) حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ بغوی رحمہ اللہ ان تینوں علوم میں فاضل اور یگانہ تھے۔ (۲) حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی فرماتے ہیں :

”امام بغویؒ کی ساری زندگی قرآن و حدیث اور فقہ پڑھنے اور پڑھانے میں بسر ہوئی اور وہ ان تینوں علوم میں صاحب کمال تھے اور ان علوم سے متعلق ہی ان کی تصنیفات ہیں۔“ (۳)

حافظ ذہبی نے ان کو حافظ، مجتہد اور محی السنۃ لکھا ہے۔ (۴) علامہ ابن خلکان نے ان کو علوم اسلامیہ کا سمندر بتایا ہے (۵) اور علامہ یافعی اور ابن عماد نے ان کو امام اور عالم خراسان کا لقب عطا کیا ہے۔ (۶)

ولادت : امام بغوی رحمہ اللہ ۴۳۶ھ میں قصبہ بلخ میں پیدا ہوئے۔ یہ قصبہ ہرات اور مرو کے درمیان خراسان کا ایک مقام تھا، اب یہ شہر صفحہ ہستی سے مٹ چکا ہے۔ یا قوت حموی نے لکھا ہے کہ ۶۱۶ھ میں یہ شہر ختم ہوا۔ (۷)

اساتذہ و تلامذہ : امام بغوی رحمہ اللہ نے جن اساتذہ سے اکتساب فیض کیا اور جن حضرات نے ان سے استفادہ کیا یعنی ان کے اساتذہ و تلامذہ کی فہرست حافظ ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ اور علامہ ابن سبکیؒ نے طبقات الشافعیہ میں درج کی ہے۔ (۸)

درس و تدریس : امام بغویؒ کی ساری زندگی درس و تدریس اور علم و فن میں بسر ہوئی۔ وہ تمام زندگی شب و روز تفسیر، حدیث اور فقہ کے علوم پڑھاتے رہے۔ چنانچہ ان کی تصنیفات بھی ان تینوں علوم سے ہی متعلق ہیں۔^(۹)

علم و فضل : امام بغویؒ کا حدیث میں درجہ مسلم ہے۔ علمائے فن اور اہل سیر نے ان کے اس فن میں صاحب کمال ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ حافظ ذہبیؒ، علامہ ابن خلکان اور حافظ ابن سبکی نے ان کو الحافظ الکبیر اور محی السنۃ کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔^(۱۰)

کلام رسولؐ کی طرح کلام الہی سے بھی ان کو خاص شغف تھا اور اس فن (تفسیر) میں بھی یکمائے زمانہ تھے۔ علمائے فن اور تذکرہ نگاروں نے علم تفسیر میں ان کے صاحب کمال ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ امام بغویؒ نے ان کو علم تفسیر میں عالی و بلند مرتبہ لکھا ہے۔^(۱۱)

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے ان کو عدیم النظیر مفسر کہا ہے۔^(۱۲) ابن ہبۃ اللہ نے لکھا ہے ”امام بغویؒ کلام اللہ کے سلسلہ میں قراءت و تجوید کے فن کے ماہر تھے اور انہوں نے اپنی تفسیر (معالم التنزیل) میں قراءت کے متعلق مفید بحثیں کی ہیں۔“^(۱۳)

امام بغویؒ فقہ میں بھی یکمائے زمانہ اور مرتبہ اجتہاد پر فائز تھے اور اس فن میں ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ نیز اس میں ان کی معلومات کا دائرہ نقل و تحقیق ہر اعتبار سے وسیع تھا۔ ائمہ فن نے ان کو اس فن میں امام تسلیم کیا ہے۔^(۱۴) حافظ ذہبیؒ نے ان کو المجتہد لکھا ہے۔^(۱۵)

فقہی مذہب : امام بغویؒ مجتہدانہ اوصاف کے باوجود امام محمد بن ادریس شافعیؒ کے مذہب سے وابستہ تھے اور ان کا شمار اکابر شوافع میں ہوتا ہے۔^(۱۶)

اخلاق و عادات : امام بغویؒ عملی اور دینی حیثیت سے ممتاز و بلند مرتبہ تھے۔ عبادت و ریاضت میں بے مثال تھے۔ قائم اللیل و صائم النہار تھے۔ زہد و ورع، تقویٰ و طہارت اور امانت و دیانت میں امتیازی حیثیت کے حامل تھے۔ اصلاح و تقویٰ میں بھی صاحب کمال تھے۔ حافظ ابن سبکیؒ فرماتے ہیں کہ بغویؒ ”علم و عمل کے جامع، متبع سلف اور دینی لحاظ سے عالی مقام تھے۔“^(۱۷) ان کی زندگی تکلف و آرائش سے خالی اور نہایت سادہ تھی۔ سادگی اور قناعت ان کی زندگی کا ماتھا تھا۔ بہت نفاست پسند تھے اور پوری زندگی وضو کے

وفات : امام بغویؒ کے سن وفات میں اختلاف ہے۔ اہل سیر نے ان کا سن وفات ۵۱۰ھ، ۵۱۶ھ اور ۵۱۹ھ لکھا ہے۔ (۱۹)

تصانیف

امام بغویؒ نامور اور بے مثال مصنف تھے۔ ان کی تصنیفات تفسیر، قراءت، حدیث اور فقہ سے متعلق ہیں۔ علمائے فن نے ان کی تصانیف کی تعریف کی ہے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ امام بغویؒ کی تصانیف کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ (۲۰) مولانا ضیاء الدین اصلاحي نے ان کی ۱۳ کتابوں کے نام بتائے ہیں۔ (۲۱) یہاں آپؒ کی ۵ کتابوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

۱۔ **تاج التالیف** : اس کتاب کی اہمیت کی حامل ہے۔ اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور ائمہ متقدمین کے اقوال و آثار جمع کئے گئے ہیں۔ اس لئے اس کی حیثیت ماثور تفسیروں کی ہے۔ امام بغویؒ نے اس تفسیر میں ایک جامع علمی اور تحقیقی مقدمہ بھی لکھا ہے جس میں قرآن مجید کی اہمیت، اس کے نزول کی تاریخ و مقصد، اس کی تفسیر و تاویل کی ضرورت اور ائمہ سلف کی تفسیری خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس تفسیر میں امام بغویؒ نے اسباب نزول کی تعیین، ناخ و منسوخ کی تصریح اور فقہاء کے احکام شرعی کے استنباطات کا ذکر بھی کیا ہے۔ نحوی اور صرفی اشکالات بھی حل کرنے پر توجہ کی ہے۔ نیز ان مباحث کی توضیح میں احادیث نبویؐ، آثار صحابہؓ اور اقوال تابعین سے مدد لی گئی ہے۔

۲۔ **امام علاؤ الدین علی بن محمد بغدادی** جو خازن کے نام سے مشہور ہیں، نے اس تفسیر کی تخصیص کی ہے، جو ”تفسیر خازن“ کے نام سے معروف ہے۔ امام خازن اس تفسیر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ :

”تفسیر بغویؒ نہایت عمدہ خصوصیات کی حامل ہے۔ یہ تفسیر صحیح اقوال کا مجموعہ اور شکوک و تحقیف سے پاک ہے اور احادیث و آثار سے مزین اور عجیب واقعات پر مشتمل ہے۔ اس لئے میں نے اس کی تخصیص کی ہے اور دوسری تفسیروں کی مدد سے اس میں اضافے بھی کئے ہیں۔ غریب احادیث کی شرح کر دی ہے۔ اسناد اور

تفسیر معالم التنزیل ہندوستان اور مصر سے شائع ہو چکی ہے۔ مصر سے تفسیر خازن کے حاشیہ پر ۱۳۳۱ھ میں ۷ جلدوں میں شائع ہوئی۔

☆ مصباح السنۃ : یہ حدیث کی بڑی اہم اور مشہور کتاب ہے، جو بڑی معتبر اور مستند خیال کی جاتی ہے۔ اس کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ امام ولی الدین خطیب تبریزی کی مشہور و متداول کتاب مشکوٰۃ المصابیح اس کا مکملہ و تتمہ ہے۔ اس کتاب کا دوسرا نام کتاب المصابیح بھی ہے۔ بعض علمائے فن نے تصریح کی ہے کہ کتاب المصابیح کا نام مصنف کا رکھا ہوا نہیں ہے بلکہ ان کے دیباچہ کی اس عبارت سے ماخوذ ہے :

ان احادیث هذا الكتاب مصابيح (۲۳)

”اس کتاب کی حدیثیں چراغ ہیں۔“

مصباح السنۃ کی تقسیم و ترتیب اس طرح ہے کہ ہر باب کی حدیثیں دو فصلوں میں صحاح و حسان کے تحت درج کی گئی ہیں۔ صحاح کے تحت صحیح بخاری، صحیح مسلم اور حسان کے تحت سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور سنن دارمی وغیرہ کی احادیث درج کی گئی ہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ لکھتے ہیں کہ

”یہ عجیب اتفاق ہے کہ مصباح السنۃ نیت والی حدیث سے شروع ہوتی ہے اور نیت ہی ہر کام کا سرا ہوتا ہے اور اس کا خاتمہ آخرت کے لفظ پر ہوا ہے جو کتاب کے حسن خاتمہ کی خبر دیتا ہے۔“ (۲۴)

مصباح السنۃ مطبوع ہے۔ ۱۳۹۹ھ میں مکتبہ اثریہ سانگلہ ہل نے چار جلدوں میں شائع کی ہے۔

☆ شرح السنۃ : اس کتاب کا شمار امام بغویؒ کی مشہور اور اہم تصانیف میں ہوتا ہے۔ اس میں مشکلات و غرائب حدیث اور فقہی مسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔ حاجی خلیفہ صاحب کشف الظنون نے امام بغویؒ سے یہ نقل کیا ہے کہ

”شرح السنۃ اخبار و روایات کے گوناگوں علوم و فوائد پر مشتمل ہے۔ اس میں حدیثوں کے مشکلات کو حل کیا گیا ہے اور غریب کی تفسیر کی گئی ہے۔ نیز ان سے مستنبط ہونے والے فقہی احکام اور ان کے سلسلہ میں علماء و فقہاء کے اختلافات

بیان کئے گئے ہیں۔ یہ شرح احکام کے سلسلہ میں مرجع اور ایسی اہم باتوں اور ضروری نکات پر مشتمل ہے جن سے واقفیت نہایت ضروری ہے۔ میں نے اس میں وہی باتیں لکھی ہیں جن پر ماہرین فن ائمہ سلف کا اعتماد ہے اور ان چیزوں کو چھوڑ دیا ہے جن کو ان بزرگوں نے چھوڑ دیا ہے۔ (۲۵)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ :

”امام ندوی، محی السنۃ بغویؒ اور ابو سلیمان خطابؒ شرح حدیث کے سلسلہ میں تمام شوافع میں زیادہ قابل اعتماد ہیں۔ ان لوگوں کے قول محکم اور بحیثیں پر مغز ہوتی ہیں۔ خصوصاً شرح السنۃ بغویؒ فقہ حدیث اور توجیہ مشکلات میں نہایت کافی و شافی ہے۔ گویا کہ مصابیح اور مشکوٰۃ کی شرح اسی سے ہو جاتی ہے۔“ (۲۶)

☆ شرح جامع ترمذی : اس شرح کا ذکر علامہ سید سلیمان ندوی نے اپنے مضمون Crasailojaraid.co ایک کتب خانہ محمودیہ میں ہے۔ (۲۷)

☆ التمہیذ فی الفقہ : اس کتاب میں امام شافعیؒ کے مذہب کے فقہی فروع و جزئیات کی تمہیذ کی گئی ہے۔ علامہ حسین محمد بن مروزی نے لباب التہذیب کے نام سے اس کی تلخیص کی ہے اور علامہ شہاب احمد بن منیر اسکندری نے دس جلدوں میں اس کا اختصار لکھا ہے۔ (۲۸)

حواشی :

- (۱) ابن بکی، طبقات الشافعیہ، ج ۳، ص ۲۱۳ (۲) ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۱۱، ص ۱۹۳
- (۳) شاہ عبدالعزیز دہلوی، بستان المحدثین، ص ۵۳ (۴) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۵۴
- (۵) ابن خلکان، تاریخ ابن خلکان، ج ۱، ص ۲۵۹
- (۶) یافعی، مرآۃ البیان، ج ۳، ص ۲۱۳۔ ابن عماد، شذرات الذہب، ج ۳، ص ۴۹
- (۷) یاقوت حموی، معجم البلدان، ج ۲، ص ۲۴۵
- (۸) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۵۳۔ ابن بکی، طبقات الشافعیہ، ج ۳، ص ۲۱۳
- (۹) ابن خلکان، تاریخ ابن خلکان، ج ۱، ص ۲۵۹۔ شاہ عبدالعزیز، بستان المحدثین، ص ۵۲
- (۱۰) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۵۳۔ ابن خلکان، تاریخ ابن خلکان، ج ۱، ص ۲۵۹۔ ابن بکی، طبقات الشافعیہ، ج ۳، ص ۵۹

- (۱۱) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۴، ص ۵۴۔ ابن خلکان، تاریخ ابن خلکان، ج ۱، ص ۲۵۹۔ ابن سبکی، طبقات الشافعیہ، ج ۴، ص ۵۹۔
- (۱۲) شاہ عبدالعزیز، بستان المحدثین، ص ۵۲ (۱۳) ابن ہبۃ اللہ، طبقات الشافعیہ، ص ۷۴
- (۱۴) ابن خلکان، تاریخ ابن خلکان، ج ۱، ص ۲۵۹۔ ابن سبکی، طبقات الشافعیہ، ج ۴، ص ۲۱۴
- (۱۵) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۴، ص ۵۴ (۱۶) ابن سبکی، طبقات الشافعیہ، ج ۴، ص ۲۱۵
- (۱۷) ابن سبکی، طبقات الشافعیہ، ج ۴، ص ۱۵ (۱۸) ابن خلکان، تاریخ ابن خلکان، ج ۱، ص ۲۵۹
- (۱۹) ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۱۱، ص ۱۹۳۔ ابن خلکان، تاریخ ابن خلکان، ج ۱، ص ۲۶۰۔
- شاہ عبدالعزیز، بستان المحدثین، ص ۵۳ (۲۰) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۴، ص ۵۴
- (۲۱) ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین، ج ۲، ص ۳۵۴ تا ۳۴۴
- (۲۲) علاؤ الدین خازن، مقدمہ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۳
- (۲۳) حاجی خلیفہ، مکشف الظنون، ج ۲، ص ۴۴۲ (۲۴) شاہ عبدالعزیز، بستان المحدثین، ص ۱۳۲
- (۲۵) حاجی خلیفہ، مکشف الظنون، ج ۲، ص ۵۶
- (۲۶) شاہ عبدالعزیز، عجائب نافعہ، مع فوائد جامعہ، ص ۱۷
- (۲۷) سید سلیمان ندوی، مقالات سلیمان، ج ۲، ص ۳۷۰
- (۲۸) حاجی خلیفہ، مکشف الظنون، ج ۱، ص ۳۵۲

کون مسلمان ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ نہ ہو!
لیکن آپ اور آپ کے لائے ہوئے دین سے سچی محبت کتنے آٹھنے کیا ہیں!
ہم میں اکثر لوگ اس سے بے خبر ہیں!

اس موضوع پر ڈاکٹر اسرار احمد کی ذہانت جامع تالیف

حُبِ رسولؐ اور اس کے تقاضے

خود ہی مطالعہ کیجئے اور دوسروں تک بھی پہنچائیے!

صفحات ۳۲ • قیمت ۷ روپے

مشائع کردہ

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن، ۳۶۔ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور